ڈاکٹر شبیر احمد (فلوریڈا)

برگِ حشیش

صاحبو! آج کا کالم آپ کی خاص توجہ ہی نہیں، کشادہ دلی اور وسعت نظر بھی چاہتا ہے۔ آپ کا عقیدہ کچھ بھی ہو، صاحب ''دستک'' کو آپ کی دل آزاری مطلوب نہیں ہے۔ تدبر کی درخواست کے ساتھ۔

فتنۂ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے

یہ قصہ ہے جب کا کہ آتش جواں تھا۔ ربوہ اور قادیان کے مبلغ آتش تک پہنچے۔ آتش نے سرد لیکن منہمک ہو کر پوری توجہ سے ان کے ارشادات سنے۔ مبلغین سے وعدہ کیا کہ وہ کھلے دل و دماغ سے، بلاتعصب ''تحریک احمدیت'' کا مطالعہ کرے گا۔ ''احمدیت'' جسے عرف عام میں ''قادیانیت'' اور ''مرزائیت'' بھی کہتے ہیں۔ چونکہ آتش نے نوجوانی میں ہی یہ سمجھ لیا تھا کہ اللہ کی آخری کتاب بندے کو قدم قدم پر غورو فکر و تدبر کا درس دیتی ہے۔ لہذا اس نے ربوہ اور قادیان کے مبلغین سے کیا ہوا وعدہ بحسن و خوبی نبھایا۔

۱۔ مطالعہ کے دوران مرزا غلام احمد قادیانی کا خط لیفٹیننٹ گورنر بہادر مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء نظر سے گزرا۔ (یعنی انگریز حاکم کے نام) ''اس خود کاشتہ پودے (مجھے اور میری جماعت) کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں'' پھر مرزا صاحب کی یہ تحریر نظر سے گزری:

۲۔ ''مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے'' (تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۱۹۶)

ادھر یہ سطور نظر سے گزریں ادھر علامہ اقبال کا اوپر درج کردہ شعر کانوں میں گونجا۔ اس واقعہ سے پہلے آتش نے تحریک احمدیت کا خاصا مطالعہ کر لیا تھا اور اس کے بعد بھی مزید اطمینان کے لئے بہت سی کتابیں اور رسائل اس نے پڑھ ڈالے۔ اپنے معزز قارئین کے لئے ایک مختصر سا پس منظر یہ ہے کہ مرزا غلام احمد ۱۹ویں صدی عیسوی میں قادیان، مشرقی پنجاب میں پیدا ہوئے۔ اولاً وہ مناظر اسلام کی حیثیت سے سامنے آئے۔ پھر انہوں نے کشف والہام کا دعویٰ کیا (۱۸۸۰ء) پھر فرمایا کہ وہ مجدد اور امام مہدی ہیں اور مسیح موعود ہیں (۱۸۹۲ء) پھر کہا کہ وہ ظلی بروزی نبی ہیں۔ انہوں نے ختم نبوت کو نئے معنی پہنائے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق مہر سے انہیں نبوت ملی ہے پھر فرمایا (۱۹۰۱ء) کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوتار بلکہ عین محمد (نعوذ باللہ) ہیں اور ان کی وحی قرآن کریم کی طرح بلکہ ''عین قرآن'' ہے۔ ۱۹۰۸ء میں لاہور میں ان کی وفات ہو گئی۔ ایک اندازے کے مطابق انہیں ماننے والوں کی تعداد اس وقت دنیا میں تقریباً ایک کروڑ

ہے۔(۱)

کل ہی ادارہ "دعوت و ارشاد" برطانیہ کی جانب سے آتش کو ایک طویل گمنام خط موصول ہوا ہے جس میں "تحریک احمدیت" کے عقائد اور تعلیمات کی پرزور تبلیغ و تلقین کی گئی ہے۔ خیال ہے کہ دیگر بہت سے افراد کو بھی یہ خط بھیجا گیا ہوگا۔ بغیر نام و عنوان مراسلہ بھیجنے والے محترم کی خدمت میں عرض ہے کہ آتش نے احمدی لٹریچر پر گزشتہ برسوں میں کافی غور و فکر کر لیا ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہدایت اور گمراہی اللہ کے اختیار میں ہے۔ لیکن قرآن حکیم نے ہدایت کا پیمانہ یہی قائم فرمایا ہے کہ انسان سمع و بصر، حواس اور عقل و بصیرت سے کام لے۔ آتش نے اپنی استطاعت کے مطابق کھلے ذہن سے اور تعصب سے بلند ہو کر برسوں احمدیت کا جو جائزہ لیا ہے اس جائزے کی چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔

۳۔ مرزا صاحب نے کتاب البریہ صفحہ ۱۳۴ میں لکھا ہے۔ "میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی" ربوہ سے شائع ہونے والے ماہنامے "انصار اللہ" نے مئی ۱۹۷۴ء میں لکھا کہ مرزا صاحب کی پیدائش ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو ہوئی تھی۔

۴۔ مرزا صاحب نے فرمایا ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں" (اشتہار ۲۰ شعبان ۱۳۱۴ھ) لیکن:

۵۔ "اور ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں۔ محمد خود ہی آئے ہیں۔" (الحکم، قادیان ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء) "میں مسیح بھی ہوں کلیم بھی، احمد بھی اور محمد بھی" "میں نبی بھی ہوں رسول بھی"

۶۔ "میرے پاس آئیل آیا" (مرزا صاحب فرماتے ہیں خدا نے جبرئیل کا نام آئیل اس لئے رکھا کیونکہ وہ بار بار آتا ہے) حقیقت الوحی صفحہ ۱۰۳

۷۔ "خدا نے بشارت دی کہ میری عمر ۸۰ سال یا اس سے بھی زیادہ ہو گی" (مواہب الرحمن) اگر مرزا صاحب ۱۸۳۵ء میں بھی پیدا ہوئے ہوں تو ۱۹۰۸ء تک ان کی عمر ۷۳ برس بنتی ہے۔

۸۔ مرزا صاحب نے جہاد کا قرآنی حکم منسوخ فرما دیا۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اس کے برخلاف وہ متعدد مقامات پر کہہ چکے تھے کہ جو شخص قرآن کریم کے ایک بھی حکم کو منسوخ کرے وہ ملحد اور کافر ہے۔

۹۔ "لاکھوں انسانوں نے (جہاد کے) غلیظ خیالات چھوڑ دیئے" (مرزا صاحب اسے برٹش انڈیا کی بینظیر

---

(۱) صاحب مضمون کا ذاتی اندازہ ہے حقائق اس کے برعکس ہیں مرزائیوں نے اپنی تعداد کے بارے میں ہمیشہ جھوٹ بولا ہے کیونکہ وہ ایک جھوٹے مدعی نبوت کے پیروکار ہیں۔(مدیر)

خدمت قرار دیتے ہیں) (ستارۂ قیصرہ صفحہ ۳) مزید لکھتے ہیں:

۱۰۔ "جو کچھ میں نے ردِّجہاد اور اطاعت حکومت برطانیہ کے سلسلے میں لکھا ہے اگر اسے یکجا کر دیا جائے تو اس سے ۵۰ الماریاں بھر جائیں" علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

ہو اگر قوت فرعون کی درپردہ مرید
قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیم الاہی

انگریز مصنف ڈاکٹر ہنٹر نے اپنی کتاب "THE INDIAN MUSALMANS" (دی انڈین مسلمانز) میں لکھا ہے کہ انگریزوں نے اس حقیقت کو پالیا تھا کہ علماء کے فتووں سے جہاد ناجائز قرار نہیں پاسکے گا۔ اس کے لئے نبوت کا ایک مدعی تیار کرنا پڑے گا۔

۱۱۔ "خدا نماز پڑھتا ہے، روزہ رکھتا ہے، جاگتا ہے اور سوتا ہے" (البشریٰ جلد دوم صفحہ ۷۹)

۱۲۔ "کشف کی حالت آپ (مرزا صاحب) پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے (ان سے) رجولیت (مردانگی) کی قوت کا اظہار فرمایا" (اسلامی قربانی، قاضی یار محمد قادیانی)

۱۳۔ "اور استعارے کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرادیا گیا" (کشتی نوح صفحہ ۴۷) از مرزا غلام احمد

۱۴۔ "اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو" (چشمۂ معرفت صفحہ ۲۰۹) یہ تحریر فرما کر مرزا صاحب برعکس بات کہتے ہیں:

۱۵۔ "تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ"

۱۶۔ مرزا صاحب کہتے ہیں انہیں خواب میں ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو ایک فرشتہ دکھائی دیا۔ نام پوچھا تو "اسنے کہا میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی" (حقیقت الوحی صفحہ ۳۳۲)

۱۷۔ شہادت القرآن صفحہ ۴۱ پر مرزا صاحب رقم طراز ہیں۔ "بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے (یعنی مرزا صاحب کے لئے) آواز آئے گی کہ "ہذا خلیفۃ اللہ المہدی" صاحبو! بخاری میں اس مضمون کی کوئی حدیث موجود نہیں ہے۔ (سچ کہا اقبال نے)

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گر اقوام ہے وہ صورتِ چنگیز

۱۸۔ "تاریخ کو دیکھ کر آنحضرت وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد فوت ہو گیا" (پیغام صلح صفحہ ۹) حالانکہ معلوم عام ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن

عبدالمطلب تو آپ کی پیدائش سے پہلے وفات پا گئے تھے۔

۱۹۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کو مرزا صاحب مفسدہ یعنی فساد قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کے والد نے اس دوران ۵۰ گھوڑے اور سوار بہم پہنچا کر انگریز حکومت کی مدد کی تھی۔ (تحفہ قیصریہ صفحہ۱۶)

۲۰۔ باون برس کی عمر میں اپنے خاندان کی ایک دس گیارہ سالہ بچی محمدی بیگم سے نکاح کی ضد میں مرزا صاحب نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور بہو کو طلاق دلوادی اور ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء کو اپنی بہو کے والد کو خط لکھا "کیا میں چوہڑہ یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی؟"

جھلکیاں تو ابھی بہت باقی ہیں۔ کالم کی جگہ بھر گئی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات ہوئے ۹۰ برس گزر گئے۔ ان کے ماننے والے آج بھی خوابوں، تعبیروں، شکووں، مباہلوں اور پیش گوئیوں سے بلند نہیں ہوئے۔ آتش نے غور کر لیا، اب آپ بھی کھلے دل و ذہن سے توجہ فرمائیں۔

بات یہاں سے شروع ہوئی تھی کہ " یہ قصہ ہے جب کا کہ آتش جواں تھا!" اگر آپ صاحب ذوق ہیں تو آپ کو عنوان "برگ حشیش" پسند آیا ہوگا اور اگر آپ صاحب ذوق نہیں تو آپ یہ سطور نہیں پڑھ رہے کیونکہ "دستک" بے ذوق لوگوں کے نصاب سے خارج ہے۔ بہر کیف، میں نے عنوان بالا مستعار لیا ہے پیرو مرشد علامہ اقبال سے۔

وہ نبوت ہے مسلماں کے لئے برگِ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

بیان کو آگے بڑھانے سے پہلے آتش آپ سب سے خصوصاً احمدی قارئین سے ایک بار پھر درخواست گزار ہے کہ اس کالم پر کھلے ذہن اور بے تعصب دل کے ساتھ توجہ فرمائیں۔ پہلی قسط کی طرح آج بھی کوشش یہی ہو گی کہ جو لکھا جائے وہ تحریک احمدیت کی مسلمہ کتابوں اور مرزا غلام احمد صاحب کی اپنی تحریروں کی زبان میں ہو۔

۲۱۔ "حضرت مسیح موعود کا جو یہ الہام ہے کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں! اس کے متعلق ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں نام قادیان کے ہیں" (خلیفہ ثانی بشیر الدین محمود، الفضل ۵ جنوری ۱۹۳۳ء)

صاحبو! یاد رہے کہ مرزا صاحب کی وفات نہ مکہ مدینہ میں ہوئی تھی اور نہ قادیان میں۔ وہ تو لاہور میں فوت ہوئے تھے۔ (بیت الخلاء میں)

۲۲۔ مرزا صاحب نے اپنی سب سے پہلی تصنیف "براھین احمدیہ" کی اشاعت کے لئے یہ کہہ کر چندہ جمع کیا کہ یہ کتاب ۵۰ حصوں پر مشتمل ہو گی لیکن لکھے صرف پانچ! دیباچہ "براہین احمدیہ" حصہ پنجم صفحہ ۷ پر انہوں نے لکھا ہے "پہلے ۵۰ حصے لکھنے کا ارادہ تھا۔۔۔۔ ۵۰ اور ۵ میں صرف ایک نقطہ کا

فرق ہے اس لئے ۵ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا"

۲۳۔ "براہین احمدیہ" تو اس زمانے کی بات تھی (۱۸۸۰ء) جب مرزا صاحب نے مسیح، مہدی یا نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ ۱۹۰۱ء میں نہ صرف نبوت کے دعویدار ہو گئے بلکہ اپنی "نشانیوں" کو ہزار نبیوں کے برابر کہنے لگے۔ ان کے ماننے والوں نے پھر یوں نعتیں کہنی شروع کیں۔ (نعوذ باللہ)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(پیغام صلح: لاہور ۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء)

۲۴۔ قرآن حکیم کا چیلنج ہے کہ اگر تمہیں اس کے منجانب اللہ ہونے میں کوئی شک ہے تو تم اس کی مثل ایک سورہ بنا کر دکھاؤ۔ ۱۴۰۰ برس میں مرزا صاحب وہ واحد شخص ہیں جنہوں نے اپنی "وحی" کے متعلق کہا۔

بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک وحید

یعنی بخدا مجھ پر نازل ہونے والا کلام عین کلام مجید ہے جو خدائے پاک اور واحد کی زبان سے جاری ہوا۔
(مجموعہ کلام مرزا غلام احمد، درثمین)

۲۵۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ ایک بار انہوں نے کچھ باتیں لکھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے دستخط کے لئے رکھ دیں "سو خدائے تعالی نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیئے۔ خدا نے سرخی کو جھاڑا پھر اس کے قطرے میرے کپڑوں پر پڑے" (تریاق القلوب صفحہ ۳۴)

صاحبو! امید ہے آپ نے سرخی کی سیاہی پر غور فرما لیا ہو گا۔ اور خدا تعالیٰ کی جسمانی کیفیت پر بھی۔

۲۶۔ وحی اور الہام کی ایک مثال۔ "مقابل کی پتنگ ٹوٹ گئی۔۔۔ پھر کسی نے کہا "غلام احمد کی جے" (مجموعہ الہامات ومکاشفات)

۲۷۔ "لوگ ہم کو حرام خور سمجھتے ہیں" (حقیقت اختلاف صفحہ ۵۰)

۲۸۔ "حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ حدیثوں کی کتابوں کی مثال تو مداری کے پٹارے کی ہے۔۔۔ ان سے جو چاہو نکال لو" (فرزند مرزا غلام احمد، بشیر الدین محمود، الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۲۴ء)

۲۹۔ یہ خدا کی قدرت ہے کہ علماء نے (میرے الہامات کو) قبول کر لیا اور (میرے) اس پیچ میں پھنس گئے" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۱) (قتل خنزیر اور کسر صلیب کا جو دعوی مرزا صاحب نے کیا تھا اس پر تبصرہ کی ضرورت نہیں)

۳۰۔ "حضرت مسیح موعود کی جماعت درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی صحابہ کی ایک جماعت ہے" (الفضل، قادیان، یکم جنوری ۱۹۱۶ء)

۳۱۔ "قرآن میں مسجد اقصی سے مراد قادیان کی مسجد ہے" (الفضل ۲۱ اگست ۱۹۳۲ء)

۳۲۔ مرزا صاحب نے خواب میں دعا کی کہ ان کے سر پر جو پتھر ہے وہ بھینس بنا دیا جائے" میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بھینس بن گیا" (حقیقت المہدی، صفحہ ۱۰)

۳۳۔ ایک الہام مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء (اخبار الحکم) کے تحت مرزا صاحب ایک بزرگ کی قبر پر بیٹھے مردے سے "آمین" کہلوا رہے تھے۔ "تب میں نے دعا کی کہ میری عمر ۱۵ سال اور بڑھ جائے....... بزرگ نے آمین نہ کہی...... بہت کشتم پشتا ہوا........ تب اس بزرگ نے آمین کہی" (لیکن مرزا صاحب ۵ سال بعد فوت ہو گئے!)

۳۴۔ ملفوظات میں مرزا صاحب کے استعمال افیون کا ذکر بھی ملتا ہے اور وائن کا بھی "اخبار الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۱۹ء نے لکھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "تریاق الٰہی" دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جز افیون تھا" "ایک بوتل ٹانک وائن (WINE) کی پلومر کی دکان سے خرید دیں"

(خطوط امام بنام غلام از حکیم محمد حسین قریشی)

۳۵۔ "جس طرح مسیح موعود کا انکار تمام انبیاء کا انکار ہے اسی طرح میرا انکار انبیائے بنی اسرائیل کا انکار ہے" (خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود، الفضل قادیان ۲۳ ستمبر ۱۹۱۷ء)

۳۶۔ "جو لوگ ہماری باتیں سننے اور ان پر عمل کرنے پر تیار نہ ہوں اگر حکومت ہمارے پاس ہوتی تو ہم ایک دن کے اندر اندر یہ کام کر لیتے (انہیں ملک سے نکال دیتے) (مرزا بشیر الدین محمود الفضل ۲ جون ۱۹۳۶ء)

صاحبو! احمدی حضرات عموماً شکوہ کرتے ہیں کہ حکومت پاکستان نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ مرزا صاحب خود فرما گئے۔

بقیہ ص ۲۱ پر